REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ثمرت نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم جمعہ
۳ صفر ۱۳۸۰ھ

جلد ۴۹/۱۴ ۔ ۲۹ وفا ۱۳۳۹ ہش ۔ ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۶۰ء ۔ نمبر ۱۷۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایبٹ آباد

ایبٹ آباد ۲۷ جولائی بوقت سوا آٹھ بجے شام

رات حضور کو نیند آگئی۔ آج دن بھر طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ مگر عصر کے وقت کچھ دیر کے لئے اعصابی بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے خاص توجہ اور تضرع و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

دنیا کس نظام کے تحت رہنا چاہتی ہے؟ ساری دنیا میں رائے شماری کرانے کی تجویز

روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشیف کو صدر آئزن ہاور کا چیلنج

شکاگو ۲۸ جولائی۔ صدر آئزن ہاور نے مسٹر خروشیف وزیر اعظم روس کو چیلنج کیا ہے۔ کہ وہ اقوام متحدہ کے تحت ساری دنیا میں یہ معلوم کرنے کے لئے رائے شماری کرانے پر آمادہ ہو جائیں کہ دنیا کمیونسٹ نظام کے تحت رہنا چاہتی ہے یا آزاد جمہوری نظام کے تحت۔ صدر آئزن ہاور کل رات شکاگو میں ری پبلکن پارٹی کے کنونشن میں تقریر کر رہے تھے۔ صدر نے امریکہ کی دفاعی طاقت کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ ۱۹۵۳ء کی نسبت اب بھاری بمبار طیاروں کی تعداد دگنی ہو گئی ہے۔ اور آواز سے زیادہ رفتار والے بمبار طیاروں نے کام شروع کر دیا ہے۔

ایرانی سفیر مقیم قاہرہ کو متحدہ عرب جمہوریہ سے واپس چلے جانے کا حکم

متحدہ عرب جمہوریہ اور ایران کے سفارتی تعلقات منقطع ہو گئے

قاہرہ ۲۸ جولائی۔ متحدہ عرب جمہوریہ میں ایرانی سفیر مسٹر غریب کو کل رات وزارت خارجہ میں طلب کیا گیا اور انہیں قاہرہ سے چلے جانے کی ہدایت کی گئی۔ انہیں بتایا گیا کہ متحدہ عرب جمہوریہ اور ایران کے سفارتی تعلقات منقطع ہو گئے ہیں۔ خیال ہے کہ مسٹر غریب اور ان کے عملہ کے دوسرے ارکان بہت جلد ایران واپس چلے جائیں گے۔

اس سے پہلے صدر ناصر نے سکندریہ میں اعلان کیا تھا کہ طہران میں متحدہ عرب جمہوریہ کا سفارت خانہ بند کر دیا گیا ہے۔ آپ نے اسرائیل کو تسلیم کرنے کے متعلق ایران کے فیصلہ کے لئے شاہ ایران کی شدید مذمت کی تھی۔ نہر سویز کا ذکر کرتے ہوئے صدر ناصر نے کہا امریکہ کی ری پبلکن پارٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ اسرائیلی جہازوں کو سویز سے گزرنے کی سہولت دلانے کی کوشش کرے گی لیکن ہم اپنے اور سب عربوں کے حقوق کی خاطر اپنے خون کے آخری قطرہ تک نہر سویز کی حفاظت کریں گے۔ صدر ناصر نے کانگو اور دوسرے افریقی علاقوں کو بھی ہر ممکن امداد حتیٰ کہ اسلحہ تک بھیجنے کا یقین دلایا۔

جاپان کی طرف سے ہر ممکن امداد کی یقین دہانی

کراچی ۲۸ جولائی۔ جاپانی سفیر مسٹر سوما نگا شمازو نے کل بتایا کہ پاکستان کے دوسرے پنج سالہ منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلہ میں جاپان ہر ممکن امداد دینے کو تیار ہے آپ نے کہا کہ جاپان اور پاکستان کے درمیان ٹیکسٹائل مشینری کی خریداری کے لئے جاپانی قرضہ کا جو معاہدہ ہوا ہے وہ پاکستان کے ترقیاتی پروگراموں میں امداد دینے کے لئے جاپان کا پہلا بڑا اقدام ہے۔ جاپانی سفیر نے بتایا کہ بہت جلد پاکستان اور جاپان کے درمیان ایک اور معاہدہ ہونے والا ہے۔ جس کے تحت جاپان ڈھاکہ میں زرعی تربیت کا ایک مرکز قائم کرے گا۔ اور اس مرکز کے لئے زرعی ماہرین بھی مہیا کرے گا۔

مبالغہ آمیز خبروں کے متعلق انتباہ

لاہور ۲۸ جولائی۔ زون بی کے مارشل لا ایڈمنسٹریٹر لیفٹیننٹ جنرل بختیار رانا کے ہیڈ کوارٹر سے جاری ہونے والے ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض اخبارات خبروں کو اس طرح شائع کرتے ہیں جس سے عوام میں بلاوجہ بے اطمینانی اور تشویش پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ حال ہی میں سیلاب، اہم حادثات اور وباؤں کے متعلق جو مبالغہ آمیز اور غلط خبریں شائع ہوتی رہی ہیں۔ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر زون بی نے ان پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ایسی خبروں سے عوام کے حوصلے پست ہوتے ہیں اور ان میں بلاوجہ خوف و ہراس پھیلتا ہے۔ ایسی خبریں ریگولیشن ۲۴ کی خلاف ورزی کے مترادف ہیں۔ جس کی زیادہ سے زیادہ سزا ۱۴ [illegible]

درخواست دعا

(۱) مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ اور مکرم ملک عزیز احمد صاحب انڈونیشیا میں بیمار ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر دو مجاہدین اسلام کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

وکالت تبشیر ربوہ

(۲) جزائر فجی کے شہر نادی میں عبد الحکیم قادر صاحب ہمارے پرانے احمدی مخلص دوست ہیں۔ وہ اپنے طور پر اسلام کا پیغام بھی ان علاقوں میں پہنچانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ دو ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ جس کی وجہ سے انہیں تشویش رہتی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ وکالت تبشیر ربوہ

صدارتی نامزدگی کا خرچ

واشنگٹن ۲۸ جولائی۔ جان کینیڈی نے امریکی صدارت کے لئے ڈیموکریٹک پارٹی کی نامزدگی حاصل کرنے کی مہم پر کس قدر رقم صرف کی؟ ابھی تک سارے بل کینیڈی ہیڈ کوارٹرز میں نہیں پہنچے۔ تاہم اندازہ ہے کہ یہ رقم گیارہ اور بارہ لاکھ ڈالر کے درمیان ہوگی۔

حج بیت اللہ کے ایمان افروز حالات

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کا لیکچر

ربوہ ــــ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نائب وکیل المال تحریک جدید نے مورخہ ۲۶ جولائی کو نماز مغرب کے بعد مسجد محمود میں محلہ دار الصدر جنوبی کی لوکل تنظیم کے تحت ایک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے حج بیت اللہ کے نہایت ایمان افروز حالات سنائے۔ آپ امسال حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ (بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی) کی طرف سے حج بدل کا شرف حاصل کر کے واپس تشریف لائے ہیں۔ جلسے میں صدارت کے فرائض مکرم جناب حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال نے ادا فرمائے۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کی تقریر قریباً ڈیڑھ گھنٹے جاری رہی۔ اور حاضرین نے حج بیت اللہ اور زیارت حرمین شریفین کے حالات کو نہایت محبت، خلوص اور اشتیاق کے عالم میں سنا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل [illegible]

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۶۰ء

کمیونزم کا طریق کار

ایک معاصر لاہوری رقمطراز ہے:-
"صدر ایوب نے چاٹگام میں تقریر کرتے ہوئے مشرقی پاکستان کے عوام سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ کمیونسٹوں کی سرگرمیوں اور چالوں سے خبردار رہیں مشرقی پاکستان کے عوام کو کمیونسٹوں کی طرف سے ہوشیار رہنے کی تلقین کرتے ہوئے صدر ایوب نے کہا" یہ کمیونسٹ کلکتہ میں اپنے مرکز سے کام کر رہے ہیں۔ وہ مغربی بنگال مشرقی پاکستان اور آسام میں اشتراکی مملکت قائم کرنا چاہتے ہیں اور اپنے اس منتہائے مقصود کے پیش نظر وہ مشرقی پاکستان پر حریصانہ نگاہیں ڈال رہے ہیں۔ ان کے ایجنٹ چوری چھپے مشرقی پاکستان میں داخل ہو رہے ہیں تاکہ وہ یہاں افواہیں پھیلا کر اپنے حق میں رائے عامہ تیار کر سکیں ابھی ان لوگوں نے علانیہ کام شروع نہیں کیا"۔
صدر ایوب نے کہا" یہ کمیونسٹ مقامی جھگڑوں کو ہوا دیتے ہیں اس طرح وہ لوگوں کے جذبات کو بھڑکا کر انہیں اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں"۔

مشرقی پاکستان کے متعلق یہ نیا انکشاف نہیں ہے اور نہ مغربی پاکستان کمیونسٹوں کی سرگرمیوں سے ناآشنا ہے۔ کمیونزم کا جہاں تک نظریاتی تعلق ہے۔ ایک آزاد ملک میں پرامن ذرائع سے اور پرامن مقاصد سے پھیلانا جمہوری ممالک میں باعث تکلیف نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جمہوری ممالک میں کمیونزم کے نظریہ الحاد کو بھی ناپسند نہیں کیا جاتا اور اصولاً ایسا ہونا بھی نہیں چاہیئے مگر کمیونزم کی سب سے جو بڑی برائی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس کا طریق [illegible] سراسر جارحانہ ہے اس کا طریق کار یہ ہے کہ وہ ملک کے اندر فتنہ و فساد برپا کرنے کے ذریعہ انقلاب لانے کی کوشش کرتا ہے اور گو شروع شروع میں اس کی سرگرمیاں نہایت معصوم نظر آتی ہیں لیکن یہ سب ڈھونگ ہوتا ہے۔ شاید آجکل انقلاب کی جو جمہوری تعریف کی جاتی ہے۔ اس کے مطابق بھی یہاں تک جائز سمجھا جاتا ہے۔ اگر کمیونسٹوں کی وفاداریاں اپنے ملک کے وابستہ ہوں مگر ایسا بھی نہیں ہے کمیونسٹوں کی وفاداریاں اپنے ملک سے ہٹ کر روس یا چین سے وابستہ ہو جاتی ہیں۔ جو ان کو مدد دیتے ہیں۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان میں سے بعض سے لوگ محض روپیہ کی خاطر کمیونسٹوں سے مل جاتے ہیں۔ اس طرح کمیونزم ایک منظم جاسوسی کا ادارہ بن جاتا ہے۔

دراصل کمیونزم اگرچہ ایک نظریاتی طریق کی صورت میں اپنی تبلیغ کا آغاز کرتا ہے اور بھولے بھالے نوجوانوں کو سبز باغ دکھا کر اپنی فوج میں داخل کرتا ہے۔ لیکن رفتہ رفتہ وہ ایک تخریبی سازش میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اکثر زندگی میں ناکام نوجوان ان کے ساتھ مل جاتے ہیں اور ملک میں فتنہ فساد کی فضا کی پرورش ہونے لگتی ہے

کمیونسٹ ممالک ان تمام کمیونسٹوں کی پشت پناہی کرتے ہیں جو اس عظیم سازش میں ہر ایک ملک میں موجود ہو جاتے ہیں۔ ان ممالک کے لیڈر ایک نہایت سوچی سمجھی ہوئی تجویز کے مطابق ہر ملک کے حالات کا مطالعہ کرتے ہیں اور تدابیر سوچ کر اس ملک میں اپنے ایجنٹوں کی رہنمائی کرتے ہیں شروع شروع میں جمہوری ممالک نے اس سازش کا نوٹس بہت کم لیا اسلئے تقریباً ہر ملک میں روسی لٹریچر جو نہایت شاندار طریقے سے شائع ہوتا ہے اور نہایت نام قیمتوں پر فروخت ہوتا ہے بلکہ اکثر مفت تقسیم کیا جاتا ہے پھیل گیا۔ لیکن جب ایسے ملکوں میں ان لوگوں کی وجہ سے فتنہ و فساد پھیلا توڑ پھوڑ شروع ہوئی تو لوگ متنبہ ہوئے اور اب تقریباً تمام جمہوری ممالک میں کمیونزم کو وہ آزادیاں حاصل نہیں رہیں جو شروع شروع میں حاصل رہیں۔ اسلئے اب کمیونسٹوں نے پہلے سے زیادہ فریب کارانہ طریق استعمال شروع کر رکھے ہیں اور ایسی سرگرمیاں دوسرے رنگ میں اختیار کر رکھی ہیں کہ بعض اوقات بڑے بڑے تاڑ والے لیڈر بھی ان کا دھوکا کھا جاتے ہیں۔ چنانچہ معاصر نے ایک مثال دی ہے۔

"مشرقی پاکستان کے کمیونسٹ کارکن زیر زمین کام کرنے کے باوجود معروف کمیونسٹ ہیں اور وہ اپنے حقیقی عزائم کے بارہ میں کم از کم سمجھدار لوگوں کو تو کوئی دھوکا نہیں دے سکتے مگر مغربی پاکستان کے کمیونسٹ "چھپے رستم" ہیں اس صوبہ میں ایسے "محاذوں" پر کام کر رہے ہیں۔ جو بظاہر بے ضرر ہیں۔ وہ آرٹ کونسل پر چھائے ہوئے ہیں۔ رائٹرز گلڈ میں گھسے ہوتے ہیں۔ ریڈیو میں بار پا چکے ہیں۔ اور سرکاری دوائر میں ان کی "انفلٹریشن" سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور ادب آرٹ اور کلچر کی آڑ میں یہ لوگ مغربی پاکستان میں وہی کچھ کر رہے ہیں۔ جو مشرقی پاکستان میں کمیونسٹ دوسرے طریقوں سے کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر مغربی پاکستان میں کمیونسٹوں نے ایک سوچی سمجھی ہوئی مہم شروع کر رکھی ہے۔ جو بظاہر بے ضرر ہے۔ مگر دراصل مشرقی پاکستان کے کمیونسٹوں کی طرف سے جاری کردہ کسی بھی مہم سے کم خطرناک نہیں۔ اس مہم کا مقصد مسلمان عوام کے دلوں میں سے اسلامی عصبیت کو ختم کرنا ہے۔ آرٹ اور کلچر کے نام پر رقص و سرود کے مظاہروں اور ادب کی آڑ میں بے ادبی کا اصل نشانہ عوام کی اسلامی عصبیت ہے۔ اور اس وقت اشتراکیوں اور ان کے ہمسفروں کی سب سے بڑی کوشش یہ ہے کہ عام پاکستانی مسلمان میں جو مذہبی عصبیت پائی جاتی ہے۔ کسی نہ کسی طرح یہ جذبہ اس کے دل سے نکال دو کیونکہ کمیونسٹ جانتے ہیں۔ کہ عام پاکستانی کی یہ اسلامی اور مذہبی عصبیت ہی کمیونزم کے فروغ کی راہ میں سب سے بڑی روکاوٹ ہے اگر یہ عصبیت ختم کر دی جائے تو ان قدروں کا احترام خود بخود ختم ہو جائے گا۔ جو ایک مسلمان کو ملک و ملت کے لئے قربانی پر اکساتی ہیں۔

(نوائے وقت ۲۰ جولائی ۱۹۶۰ء)

یہ تو معاصر نے محض ایک مثال دی ہے اور مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان میں کمیونسٹوں کے مختلف طریق کار کی تشریح کر کے دکھایا ہے کہ محض طریق کار کے مختلف ہونے سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ان میں سے کوئی فریق کم ضرر رساں ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ مختلف طریق کار ایک منظم سازش کی سوچی سمجھی ہوئی تجویز کے مطابق اختیار کیا گیا ہے مگر دونوں کا مقصد ایک ہی ہے کہ جب حالات سازگار ہوں۔ یہاں کے سیاہ سفید پر قابض ہو جائیں دراصل طریق کار ایک ہی ہے۔ اگرچہ اس کی صورتیں دونوں حصوں کے حالات کے مطابق جدا جدا نظر آتی ہیں۔

رقص و سرود اور آرٹ کی سرگرمیاں بظاہر نہایت معصوم نظر آتی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ بہت سے غریب خوردہ سادہ دل لوگ محض کلچر کی خاطر ان سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہوں اور کمیونزم سے کوئی تعلق نہ رکھتے ہوں۔ تاہم کمیونسٹوں کے لئے زیر زمین کام کرنے کے لئے یہ سرگرمیاں ایک نہایت آسان ذریعہ فراہم کرتی ہیں۔ اور اس ذریعہ سے وہ مسلمانوں میں الحاد وغیرہ پھیلا سکتے ہیں

کمیونسٹوں کے متعلق ہماری حکومت جو مناسب اقدام سمجھے اقدام کر سکتی ہے اور اس زہریلے پودا کو اس ملک میں پنپنے کا موقع نہ دینے کے لئے جو تدابیر چاہے اختیار کر سکتی ہے۔ تاہم یہ ضرور کہیں گے کہ کمیونزم ایک نظریاتی تحریک ہے اور اس کا انحصار سراسر مادی فروغ پر ہے اس کا مقصد دنیا سے روحانیت ختم کر کے انسانوں کو صرف مادہ پرست بنانا ہے۔ اس لئے حقیقت یہ ہے کہ جب تک کوئی روحانی تحریک اس کے مقابلہ میں کھڑی نہیں ہوگی۔ جو موجودہ انسانی ذہن کو اپیل کر سکے اس وقت تک کمیونزم بلکہ مغربی الحادی تحریکوں کا مقابلہ کرنا مشکل ہے۔ کوئی جمہوری ملک وسیع مادی ذرائع سے کمیونزم کو دبا سکتا ہے۔ لیکن چونکہ مغربی ممالک بھی مذہب اور روحانیت سے عاری ہیں۔ اس لئے کوئی بالمقابل مادی تحریک پوری طرح کامیاب نہیں ہو سکتی۔ مثلاً امریکہ میں بیشک ایک مزدور کی حالت ایک روسی یا چینی مزدور سے بدرجہا بہتر ہے تاہم مادی لحاظ سے برطانیہ اور امریکہ کا مزدور بھی مزدور ہے اور روس اور چین کا مزدور بھی مزدور ہے۔ ان کی حیثیت محض مادی بٹوں ہی سے قائم کی جائے گی۔ لیکن مذہب خاص کر اسلام میں انسانوں کو تولنے کے بٹے اور ہیں۔ اس میں شرف صرف تقویٰ پر انحصار رکھتا ہے۔ اور ایک غریب سے غریب انسان بھی محض تقویٰ کی بناء پر انسانیت کی چوٹی پر جگہ پا سکتا ہے۔ مذہب خاص کر اسلام کی تاریخ اس پر شاہد ہے کہ ایک غلام در غلام انسان بھی غلام رہتے ہوئے بڑے بڑے سرداران قوم کے مقابلہ میں محض تقویٰ کی بناء پر زیادہ قابل تعظیم و تکریم سمجھا جا رہا ہے۔ اسلئے جب تک دنیا از سر نو شرف انسانی کا انحصار تقویٰ پر نہ رکھے گی۔ جو محض روحانی اقدار کی احیاء سے ہی ہو سکتا ہے۔ اس وقت تک کمیونزم ایسی تحریکوں سے تمام دنیا کو خطرہ لگا ہی رہے گا

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

مسلمانوں نے اپنے غلبہ کے زمانہ میں اخلاق کا اعلیٰ نمونہ دکھایا

اعتراض کرنیوالی یورپین اقوام ہرگز اس نمونہ کا مقابلہ نہیں کر سکتیں

ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ تربیت اور اخلاق کے اعلیٰ معیار کو قائم رکھے

فرمودہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے:

فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے

کہ جب کوئی قوم غالب آتی ہے تو اعلیٰ اخلاق کو ترک کر دیتی ہے۔ مسلمانوں پر یورپین اعتراض کرتے ہیں۔ مگر انہوں نے خود کیسا گندا نمونہ دکھایا ہے۔ مسلمانوں کے غلبہ کے زمانہ میں ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی کہ وہ کسی ملک میں گئے ہوں اور اس ملک کے باشندوں کو خواہ وہ کتنی ہی ادنیٰ حالت میں ہوں۔ فنا کر دیا ہو اور آپ ان کے ملک میں بس گئے ہوں۔

مسلمان سپین میں

گئے اور وہاں سات سو سال تک حکومت کی۔ لیکن اس سات سو سال کے عرصہ میں انہوں نے سپین کے باشندوں کو تباہ نہیں کیا۔ مسلمان بربریوں میں گئے۔ جہاں کے باشندے بالکل وحشی تھے تباہ حال تھے ننگے پھرتے تھے۔ لیکن مسلمانوں کے جانے کے بعد ان کی حالت پہلے سے بہتر ہو گئی۔ مسلمانوں نے ان کو تعلیم دی اور ان کے اندر

ایسا تغیر پیدا کر دیا

کہ دنیا کے بڑے بڑے عالم بربریوں میں پیدا ہوئے اور اب تک وہی قوم اس ملک میں آباد ہے۔ مسلمان مصر میں گئے۔ اور وہاں ایسی شاندار حکومت کی کہ مصر کی زبان ہی عربی ہو گئی۔ لیکن باوجود اس کے آج تک وہاں کی اصلی قومیں موجود ہیں۔ مسلمان شام میں گئے اور ایسی حکومت کی کہ شام کی زبان ہی عربی ہو گئی۔ لیکن وہاں کی قومیں اب تک موجود ہیں۔ حالانکہ یہاں کثرت سے عیسائی تھے اور اب ان کو آزاد حکومت مل گئی ہے۔ ورنہ پہلے وہ مسلمانوں کے ماتحت تھے۔ لیکن ان کو مجبور نہیں کیا جاتا تھا کہ وہ اپنے مذہب کو بدلیں۔ مسلمان فلسطین میں گئے۔ لیکن انہوں نے وہاں کے باشندوں کو تباہ نہ کیا۔ بلکہ اب تک وہ قومیں موجود ہیں دوسرے مذاہب کو اختیار کر لینے سے ہم کسی کو نہیں روک سکتے۔ وہ اگر مسلمان ہوئے تو اپنی مرضی سے۔ اسی طرح

مسلمان افریقہ میں گئے

لیکن کوئی علاقہ ایسا نہیں جس کی نسل فنا ہو گئی ہو غرض جہاں جہاں مسلمان گئے وہاں کی اصلی قومیں اب تک موجود ہیں ان کے پہلو بہ پہلو عرب کے باشندے بھی بستے ہیں۔ لیکن وہ بہت قلیل تعداد میں ہیں۔ اسی طرح ماریشس ہے جاوا ہے سماٹرا ہے مدغاسکر ہے فلپائن ہے۔ ان علاقوں میں سے جس جگہ بھی مسلمان گئے وہاں کے لوگوں کو ہر رنگ میں فائدہ پہنچایا انہوں نے کسی قوم کو مٹایا نہیں۔ اور کسی قوم کی جگہ دنیاوی طور پر لی۔ بلکہ جہاں جہاں بھی مسلمان گئے وہاں ان علاقوں کی قومیں ان کے زمانہ میں آباد رہیں۔ کسی ایک جگہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ وہاں کی قوموں کو مٹا کر مسلمانوں نے ان کے ملک پر قبضہ کر لیا ہو۔ مگر انہی علاقوں میں جب

یورپین اقوام

گئیں۔ تو انہوں نے وہاں کی ساری دولت اور جائدادیں اپنے قبضہ میں کر لیں۔ اور وہاں کے اصلی باشندوں کو مٹا دیا۔ مثلاً نیروبی ہے وہاں عربوں کا اتنا دخل تھا کہ وہاں کی زبان بگڑی ہوئی عربی ہے۔ لیکن باوجود اس کے کہ نیروبی مسلمانوں کے ماتحت تھا وہاں کی جائدادیں وہاں کے اصلی باشندوں کے پاس رہیں۔ اور اب تک وہ نسلیں چلی آتی ہیں۔ لیکن جب وہاں انگریز گئے تو انہوں نے ان کی زمینوں اور جائدادوں پر قبضہ کر لیا اور کہا کہ حبشیوں کو چونکہ کبھی زمین پر قبضہ کرنے کا خیال نہیں آیا۔ اس لئے یہ اپنے ملک میں

زمینوں کے مالک

نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ وہاں کی زمینیں کچھ انگریزوں میں بانٹ دی گئیں اور کچھ حکومت نے لے لیں۔ ایک ایک انگریز کو بیس بیس میل لمبا علاقہ دے دیا گیا۔ جسے وہ بیس بیس نسلوں تک بھی آباد نہیں کر سکتے۔ لیکن عربوں نے کہا جس کی چیز ہے اسے دے دو۔ انگریز آسٹریلیا میں گئے۔ اور وہاں کے باشندوں کی ایسی حالت کی کہ اس قوم کے اصل باشندوں کو آج تلاش کرنا

سخت مشکل

ہے اور اگر ان کو تلاش کیا جائے۔ تو چند ہزار سے زیادہ نہیں ملیں گے۔ حالانکہ وہ ہندوستان سے ڈیوڑھا ملک ہے۔ امریکہ ہندوستان سے دوگنا ہے۔ اور وہ سارے کا سارا آباد ہے۔ لیکن اب تلاش کرنے سے بھی وہاں کے

اصلی باشندے

جو کہ ریڈ انڈینز کہلاتے ہیں چند ہزار سے زیادہ نہیں مل سکتے۔ نہ ان کے پاس جائدادیں ہیں۔ نہ زمینیں وہ مزدوری کرتے ہیں اور اس طرح غریبانہ طور پر اپنا گزارہ کرتے ہیں۔ اسی طرح کینیڈا ہے۔ کینیڈا کے اصلی باشندے کہاں گئے جن جن جزائر میں یورپین گئے وہاں کے باشندے تباہ ہو گئے۔ آخر کوئی بتلائے تو سہی کہ کیا

قسّامِ ازل

نے یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ مسلمان جہاں جائیں گے۔ وہاں کے اصلی باشندے تو زندہ رہیں گے اور ترقی کریں گے لیکن جہاں یورپین اقوام جائیں گی وہاں کے اصلی باشندے مر جائیں گے کہتے ہیں وہاں کے لوگ خود بخود مر گئے۔ مگر سوال یہ ہے کہ وہ کیوں مر گئے۔ مسلمانوں کے پاس وٹامن نہیں تھی۔ لیکن یہ وٹامن نکال کر بھی وہاں کے اصلی باشندوں کو مارتے جاتے ہیں اس سے

صاف معلوم ہوتا ہے

کہ یہ ان کا بہانہ ہے۔ ورنہ کون شخص تسلیم کر سکتا ہے کہ مسلمانوں کے ماتحت ہزار سال میں تو وہ قومیں نہ مریں لیکن جہاں فرانسیسی یا انگریز گئے یا دوسری یورپین قومیں گئیں وہاں کے اصلی باشندے دو تین سو سال کے اندر اندر مر گئے۔ بیشک افریقہ کے بعض علاقے ایسے ہیں جہاں بیماریاں پڑتی ہیں اور جن میں یورپین دس بارہ سال سے زیادہ نہیں رہ سکتے۔ ایسے علاقوں کو چھوڑ دو جہاں بیماریاں پڑتی ہیں اور جہاں سے وہ حبشیوں کو نکال نہیں سکتے جیسے ویسٹ افریقہ ہے جہاں وبائیں بہت زیادہ پڑتی ہیں اسی لئے اس کا نام White mans grave ہے۔ یعنی سفید آدمی کی قبر جو انگریز بھی وہاں جاتا ہے۔ آٹھ دس سال سے زیادہ وہاں نہیں رہ سکتا اور اگر رہے تو مر جاتا ہے۔ اس لئے وہاں کے پادریوں کو آٹھ دس سال کے بعد بدل دیا جاتا ہے۔

یہ ہمارے ہی مبلغ ہیں

جو پندرہ سولہ سال سے متواتر کام کر رہے ہیں اور پھر بھی واپس جانے کے خواہشمند ہیں۔ بہرحال انگریز وہاں آٹھ دس سال سے زیادہ نہیں رہ سکتے اور دوران میں بھی ایک دو سال کے بعد ان کو لمبی چھٹی مل جاتی ہے۔ پھر بھی وہ مشکل سے اتنا عرصہ وہاں رہتے ہیں۔ ان علاقوں کو تو یورپین لوگوں نے خود چھوڑ دیا ہے کیونکہ

قبر میں رہنا کوئی پسند نہیں کرتا

اور اس لئے وہاں کے اصلی باشندے وہاں موجود ہیں۔ مگر ان قبروں کو چھوڑ کر باقی سارے علاقے جو اچھے ہیں اور جہاں ان کا قبضہ ہے وہاں انہوں نے اصلی باشندوں کو بالکل بے دخل کر دیا ہے۔ وہ وہاں کی اکثر نسلیں ختم ہو گئی ہیں۔

یہی حال نٹال کا ہے

وہ سب حبشی بے دخل ہیں۔ ان کی جائدادوں پر انگریزوں کا قبضہ ہے اور وہ ان کی خدمت گذاری کرتے ہیں بچپن میں جب ہم کھیلا کرتے تھے اور ہمیں کوئی گری پڑی چیز مل جاتی تو ہم اسے ہاتھ میں لے کر کہتے "لبھی چیز خدا دی نہ دھیلے دی نہ پا دی" بچپن کے لحاظ سے ہم سمجھتے تھے کہ یہ ایک ایسا منتر ہے کہ جس کے پڑھنے سے دوسرے کی چیز لینا جائز ہو جاتا ہے۔

یہی حال اُن لوگوں کا ہے

ہم جو چیز اٹھاتے تھے وہ تو چاک کا ٹکڑا یا گلی یا اس طرح کی کوئی اور چیز ہوتی تھی جو حقیقت میں دھیلے بلکہ دمڑی کے برابر بھی نہ ہوتی تھی مگر یہ لوگ ملکوں کے ملک اپنے قبضہ میں لے کر کہتے ہیں "لبھی چیز خدا دی" ہندوستان کا ملک اٹھایا اور کہہ دیا "لبھی چیز خدا دی" افریقہ جو ہندوستان سے بھی بڑا ہے اٹھایا اور کہہ دیا "لبھی چیز خدا دی" کوئی ملک ایسا نہیں جو "لبھی چیز خدا دی" میں شامل نہ ہو۔ میں ان کے اس جواب پر ہمیشہ حیران ہوتا ہوں کہ اتنے عقلمند ہونے کے باوجود شاید وہ سمجھتے ہیں کہ باقی دنیا پاگل ہے کہ ہم جو کچھ کرتے ہیں اسے سمجھ ہی نہیں سکتی حالانکہ

حقیقت یہ ہے

کہ لوگ ڈنڈے کے زور سے دبے ہوئے ہیں اور جانتے ہیں کہ اگر شور ڈالا تو جیل خانے میں جائیں گے۔ ورنہ انہیں معلوم ہے کہ یہ تصرف بیجا ہے اور بہت بڑا ظلم ہے۔ جس کا ارتکاب کیا جارہا ہے۔ اس بارہ میں وہ کتنا بڑا انسان ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت نے دکھایا۔ عیسائی کہا کرتے ہیں کہ تاریخ میں آتا ہے کہ اورنگ زیب نے یہ ظلم کیا یا تاریخ کے فلاں صفحہ پر آتا ہے کہ اس نے اس طرح ناانصافیاں کیں یا فلاں مسلمان بادشاہ کے متعلق آتا ہے کہ اس نے فردوسی کے ساتھ ساٹھ ہزار اشرفیوں کا وعدہ کر کے صرف ایک ہزار اشرفی دی مگر پچھلی باتوں کو چھوڑو کہ ان کی صحت یا عدم صحت کا ہم کو علم نہیں وہ ذرا موجودہ زمانہ میں ہی اپنی حالت تو دیکھیں وہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے اس طرح ظلم کئے لیکن وہ اپنے آپ کو تو دیکھیں وہ کیا کر رہے ہیں۔

کیا وجہ ہے

کہ جو قومیں مسلمانوں کے قبضہ کرنے سے پہلے موجود اور مسلمانوں کے چلے جانے کے بعد موجود رہیں وہ انگریزوں کے زمانے میں مفقود ہو گئیں۔ اسلامی نقطۂ نگاہ سے موجودہ دنیا کی عمر تو چھ ہزار سال ہے۔ لیکن انگریزوں کے نقطہ نگاہ سے دنیا کی عمر بیس لاکھ سال ہے ہم انگریزوں کے نقطۂ نگاہ کو ہی بالفرض تسلیم کر لیں

تب بھی سوال پیدا ہوتا ہے

کہ کیا وجہ ہے کہ جو نسلیں بیس لاکھ سال سے چلی آ رہی تھیں اور مسلمانوں کے زمانے میں بھی قائم رہیں۔ وہ یورپین قوموں کے قبضہ میں آتے ہی تباہ ہو گئیں۔ یورپین آسٹریلیا میں گئے۔ افریقہ میں گئے جہاں بھی گئے وہاں کی اصلی قومیں غائب ہونی شروع ہو گئیں۔ صاف ظاہر ہے کہ جب ان کے اصلی باشندوں کی زمینوں پر قبضہ کر لیا گیا۔ حکومت سے انہیں علیحدہ کر کے بے دخل کر دیا گیا اور انہیں غلام بنا لیا گیا تو انہیں زندگی کے ساتھ دلچسپی نہ رہی اور جب کسی انسان کو زندگی سے دلچسپی نہ رہے تو وہ زندہ رہنے کی خواہش ہی نہیں کرتا سمجھتا ہے کہ جب کسی چیز میں میرا دخل ہی نہیں تو میں نے زندہ رہ کر کیا کرنا ہے اس طرح وہ قومیں جو بے دخل ہو جاتی ہیں خود بخود فنا ہو جاتی ہیں ایک

عربی شاعر کے کچھ شعر

ہیں جو مجھ کو یاد تو نہیں لیکن وہ شعر تاریخی ہیں اور اس نے بہت دردناک پیرائے میں بیان کئے ہیں۔ جب گذشتہ جنگ ختم ہوئی اور اتحادی ملکوں میں فتح کی خوشیاں منائی گئیں۔ تو اس نے کچھ شعر کہے جن کا مفہوم یہ ہے کہ اتحادیوں نے جنگ فتح کر لی ہے اور لوگ خوش خوش گھروں کو آ رہے ہیں وہ آئیں گے اور خوشیاں منائیں گے۔ پر اے میرے بھائی تو ان کی خوشی میں شامل نہ ہونا کیونکہ یورپین تو اپنے گھروں کو خوشیاں منانے آ رہے ہیں پر

تیرا کونسا گھر ہے

جہاں تو آ کر خوشیاں منائے گا۔ ہاں تیرا گھر تھا۔ لیکن وہاں پر تو غیروں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اب تیرے پاس کچھ نہیں فلسطین تیرا گھر تھا لیکن اب نہیں کیونکہ فلسطین پر تو غیروں کا قبضہ ہے وہ لوگ آئیں گے اور خوشیاں منائیں گے۔ اس لئے کہ ان کے لئے دنیا میں رہنے کے لئے جگہ ہے لیکن تیرے پاس کونسی جگہ ہے ان کے پاس تجارت ہے پر تیرے پاس کونسی تجارت ہے غرض تیرا تو کچھ بھی نہیں پھر آخر میں کہتا ہے اے میرے بھائی تیرے لئے دنیا میں کچھ نہیں اب تیرا کام یہ ہے کہ بیلچہ پکڑ اور میرے ساتھ مل پھر ہم دونوں ایک خندق کھودیں۔ اور خندق کھود کر اپنے مقتولوں کو اس میں دفن کر دیں۔ یہ ہماری خوشی کا وقت نہیں۔ چونکہ شاعر کی غرض دنیا ہوتی ہے اسلئے وہ خندق کھود کر مردوں کو دفن کر دیتا ہے۔ پھر کہتا ہے اے بھائی اب ہم نے اپنے مردوں کو تو دفن کر لیا ہے اب آ تا کہ ہم ایک اور خندق کھودیں اور اس میں ہم اپنے آپ کو اور اپنے زندوں کو دفن کر لیں۔ کیونکہ ہمارے لئے دنیا میں کوئی جگہ نہیں یہ حالت ہے جو انگریزوں نے بنا دی ہے۔ جس طرف بھی دیکھو یہ قبضہ کئے بیٹھے ہیں اور

کہا یہ جاتا ہے

کہ ہم تمہاری حفاظت کے لئے بیٹھے ہیں اپنے کسی فائدہ کے لئے نہیں۔ امریکہ کے پریذیڈنٹ جو صلح اور انصاف کے نعرے بلند کرتے ہیں۔ ان کا ایک مضمون چھپا ہے وہ لکھتے ہیں کہ ہم کسی پر بے جا قبضہ پسند نہیں کرتے لیکن اردگرد کے چھوٹے چھوٹے ملک جن کا اپنے قبضہ میں رکھنا ہماری حفاظت کے لئے ضروری ہے۔ ہم صرف ان پر قبضہ رکھیں گے یہ بات وہی ہے جو یورپین قومیں کہتی ہیں یہی انگریز کہتے ہیں یہی فرانسیسی کہتے ہیں اور یہی جرمن والے کہتے ہیں کہ اگر فلاں فلاں ملک ہمارے ہاتھ سے نکل گیا تو ہماری حفاظت خطرہ میں پڑ جائے گی۔ اب انڈونیشیا کے باشندوں نے جو اپنی آزادی کا علم بلند کیا ہے تو فرانسیسیوں نے کہنا شروع کر دیا ہے کہ اگر یہ ملک ہمارے ہاتھ سے نکل گیا تو ہم کیا کریں گے اور انگریزی فوجیں ان کی مدد کر رہی ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا دوسروں کو اپنی حفاظت کی ضرورت نہیں آخر

ان بیچاروں کا کیا قصور ہے

کہ امریکہ والے ان پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں اور ان سے کونسی ایسی خطا سرزد ہوئی ہے۔ جس کی بناء پر وہ اپنی حفاظت نہیں کر سکتے۔ غرض یہ غاصب خود تو دوسرے ملکوں پر بے جا تصرف کرتے ہیں لیکن جب ان پر حملہ ہوتا ہے تو انصاف انصاف پکارنے لگ جاتے ہیں۔ اٹلی والوں نے جب ایبے سینیا پر حملہ کیا اور انگریزوں نے شور مچایا تو گو اٹلی والوں نے بھی اس کا جواب دیا مگر جرمنی نے اس کا جواب دیا وہ بہت خوب تھا۔ اس نے کہا صرف تم ہی اتنے عرصہ سے دنیا کو مہذب بنانے کی کوشش کر رہے ہو اور ہمیں اس میں شامل نہیں کرتے۔ تم اسی غرض کے لئے ہندوستان اور دوسرے ممالک پر قبضہ کئے بیٹھے ہو۔ اب ہمیں بھی اس نیک کام میں حصہ لینے دو اور ہمیں بھی دنیا میں تھوڑی سی تہذیب پھیلانے دو پس یہ کہہ دینا کہ ہم تمہارے فائدہ کے لئے آئے ہیں نہایت فضول بات ہے تمہیں ان سے کیا ہر شخص اپنا فائدہ سمجھتا ہے اگر وہ نہیں سمجھتا تو وہ اپنی تباہی آپ مول لیتا ہے دوسرے کو اس سے کیا تعلق

یہ تو ایسی ہی بات ہے

جیسے ڈاکو کسی رئیس کے روپیہ پر اس لئے قبضہ کر لیں کہ وہ شرابی ہے اور اپنا مال صحیح طور پر استعمال نہیں کرتا۔ بلکہ ضائع کرتا ہے اگر وہ ایسا کریں تو کیا کوئی شخص ان کی اس بات کو تسلیم کرے گا کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ چونکہ وہ اپنی جائیداد شراب نوشی میں اڑا رہا ہے یا کنچنیوں کا ناچ کروا کر اور اس طرح دوسرے بیہودہ افعال پر اپنا مال ضائع کر رہا تھا اس لئے ڈاکو والوں نے جو کچھ کیا اچھا کیا دنیا میں کوئی شخص بھی ایسا نہیں ہو سکتا جو اس قسم کے فعل کو جائز قرار دے ہر شخص انہیں مجرم قرار دے گا اور کہے گا تمہیں اس سے کیا غرض کہ وہ اس کو شراب نوشی یا دوسرے لغو کاموں پر کیوں ضائع کرتا ہے تم اسکے روپیہ پر قبضہ کرنے والے کون ہو

یہ حیلہ سازیاں ہیں

جو یورپین قوموں کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں اور جن کو لوگ کمزور ہونے کی وجہ سے برداشت کر رہے ہیں۔ ان کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے کہتے ہیں کہ کوئی بھیڑیا کسی نہر کے کنارے اوپر کی طرف کھڑا ہو کر پانی پی رہا تھا اور نچلی طرف ایک بکری کا بچہ پانی پی رہا تھا۔ بھیڑیئے کا دل للچایا اور اس نے چاہا کہ کسی بہانے اسے کھا جاؤں اس نے کہا کیوں بے نالائق اب تیری یہ جرأت کہ ہمارا پانی گدلا کرتا ہے اس نے کہا حضور اوپر کی طرف کھڑے پانی پی رہے ہیں اور میں نچلی طرف اسلئے آپ کا گدلا پانی تو میری طرف آ سکتا ہے میرا گدلا پانی آپکی طرف نہیں جا سکتا۔ بھیڑیئے نے غصے سے اس پر جھپٹ کر کہا اچھا اب آگے سے جواب دیتا ہے۔ یہی حالت غالب قوموں کی ہے وہ اپنی مرضی چلاتی ہیں اور جو بات دل میں آئے خواہ وہ کتنی ہی احمقانہ ہو اس پر عمل شروع کر دیتی ہیں

جرمن نومسلم احمدی مسٹر ولیم ناصر نکولسکی قادیان میں

قبول اسلام کے ایمان افروز حالات پر تقریر

(۲)

کچھ عرصہ بعد اسی جگہ مصر میں ہمیں کچھ پابندیوں کے ساتھ قریبی مقامات میں گھومنے کی اجازت بھی مل گئی۔ میں بھی باہر جاتا اور مصری کسانوں اور عام پیشہ کے لوگوں سے ملتا۔ ان میں سے بعض کے ساتھ میرے اچھے دوستانہ مراسم ہو گئے۔ میں ان کو مساجد میں جاکر نمازیں پڑھتا دیکھتا۔ کبھی کبھی وہ مجھے بھی اپنے ہمراہ لے جاتے۔ میں نے وہاں اس بات کو خاص طور پر محسوس کیا کہ مسلمانوں میں کسی طرح کی تفریق نہیں اور ہر طبقہ اور خیال کے لوگ ایک ہی مسجد میں اپنی عبادت کرتے ہیں کسی کو کچھ روک نہ تھی۔ مجھے یہ بات بہت پسند آئی۔ میں نے اپنے واقف کار مصری مسلمان دوستوں سے عیسائیت کے متعلق اپنے تاثر کا اظہار کیا۔ تو انہوں نے مجھے مسجد میں جاکر دعا کرنے کی تحریک کی۔ جس پر میں ان کے ساتھ مسجد میں گیا اور اپنے طریق پر وہاں دعا کرنے سے میرا ذہنی بوجھ قدرے ہلکا ہوا۔ میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ مجھے کسی مسلمان نے بھی ایسا کرنے وقت ذرا بھی نہ روکا اور نہ برا منایا۔ اس کے بعد میں جمعہ کے روز مسجد میں جاتا رہا۔ اور اسلام کے متعلق میری دلچسپی روز بروز بڑھتی رہی حتیٰ کہ جلد بعد ہی ہمیں قید سے رہائی حاصل ہو گئی۔ اور میں واپس اپنے وطن چلا گیا۔ جہاں مختلف کام کاج کر کے اپنی گذر اوقات کرتا رہا۔ مجھے اسلام سے ایک گونہ انس ہو چکا تھا۔ میں اس کا زیادہ مطالعہ کرنا چاہتا تھا۔ میں نے وہاں کی نائیٹ کلاسز میں عربی وغیرہ پڑھنے کی کوشش کی مگر زیادہ کامیاب نہ ہو سکا۔ جب بھی میں اپنے کسی جرمن دوست سے مسلمان ہو جانے کے خیال کا اظہار کرتا تو وہ مجھے اس جگہ کے مسلم باشندوں کی بے عملی کی طرف اشارہ کر کے کہتا کہ کیا تم ان جیسا ہی بن جانا پسند کرتے ہو؟

مسٹر ولیم نے بتایا کہ جرمنی میں ایک خاصی تعداد میں مسلمان موجود ہیں جو گو باہر کے ملکوں سے آئے ہوئے ہیں مگر اب جرمنی کے باشندے بن چکے ہیں۔ مگر وہ دین اسلام کی اصل تعلیم سے قطعی ناواقف اور اسلامی اخلاق و اطوار سے حد درجہ بیگانہ ہیں۔ یہ لوگ سینما گھروں۔ ہوٹلوں اور دیگر تفریحی جگہوں پر تو ملیں گے۔ لیکن مسجد میں دو چار کے سوا کوئی نظر نہیں آئے گا۔ آخر ایک دوست نے مجھے چوہدری عبداللطیف صاحب جو جرمنی میں احمدی مبلغ ہیں کا پتہ دیا۔ میں ان سے ملا۔ انہوں نے مجھے اسلام و احمدیت کے متعلق بہت سی صحیح معلومات بہم پہنچائیں اور اپنے اعلیٰ نمونہ سے مجھے اسلام کا گرویدہ بنا لیا۔ اور مسجد ہمبرگ کے افتتاح سے قبل میں مسلمان ہو چکا تھا۔

جرمن احمدی بھائی نے بتایا کہ جرمنی میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا مستقبل بڑا روشن ہے۔ جرمن قوم میں اسلام کی تبلیغ کا بڑا اچھا میدان ہے۔ وہاں کسی کے مذہبی خیالات سے قطعی تعرض نہیں کیا جاتا۔ لوگ عیسائیت سے غیر مطمئن ہو چکے ہیں اور مادیت کا بھی تجربہ کر چکے ہیں اگر اسلام کے جانباز باعمل مخلص مبلغین ہمت کر کے وہاں پہنچ جائیں۔ (جیسا کہ احمدیہ جماعت خدا کے فضل سے ایسا ہی کر رہی ہے) تو جرمن قوم کا جلد حلقہ بگوش اسلام ہو جانا چنداں ناممکن نہیں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر ولیم نے کہا اس جگہ اسلام کے پھیلاؤ اور اس کی وسعت میں سب سے بڑی روک یہاں کے بسنے والے نام کے مسلمان ہیں جن کی بے عملی اسلام کی طرف رغبت رکھنے والوں کے لئے بسا اوقات بڑے ابتلاء کا موجب بن جاتی ہے اور اسلام کی حقیقی تعلیم کی طرف دعوت دینے والوں کے کام کو پہلے سے کہیں زیادہ مشکل بنا دیتی ہے۔

اس موقعہ پر حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے بڑے جذبہ سے کہا اے میرے دوستو! آپ میں سے جو دوست اس ملک میں اسلام کی تبلیغ کے لئے جائے اس کا اولین فرض ہے کہ وہ وہاں اسلام کا اعلیٰ نمونہ پیش کرے۔ پہلے خود اسلام پر دل و جان سے عمل پیرا ہو۔ اور پھر دوسروں کو اسلام کی دعوت دے۔ یہی وہ نسخہ ہے۔ جس سے نہ صرف آپ جرمن قوم کے دل فتح کر لیں گے۔ بلکہ ساری دنیا اسلام کی گرویدہ بن جائے گا۔

اپنی دلچسپ تقریر میں آپ نے بھارت میں اپنی سیاحت کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ عرصہ تین ماہ سے میں بھارت و پاکستان کے مختلف مقامات کی سیاحت کر رہا ہوں اس عرصہ میں مجھے بہت سے تجربات ہوئے ہیں ان میں سے سب سے زیادہ جس چیز نے مجھ پر اثر کیا ہے وہ جنوبی ہند کے علاقہ مالا بار کے ایک دور دراز واقع چھوٹی سی دیہاتی جماعت کے چار احمدیوں کی تبلیغ احمدیت سے بے پناہ جذبہ تھا۔

مسٹر ولیم ناصر نے کہا میں ان چار احمدی مخلصین (جو غالباً جماعت احمدیہ ستان کولم علاقہ مالا بار سے تعلق رکھتے ہیں) کے جذبہ اخلاص و قربانی اور تبلیغ کی دھن کو کبھی نہیں بھول سکتا بلکہ اس چیز نے میری طبیعت پر بڑا اثر کیا۔ کیونکہ ان دوستوں کا نمونہ باقی جماعت کے دوستوں کے لئے بڑا قابل رشک اور لائق تقلید ہے۔ اس کے بعد آپ نے سلائیڈز دکھائیں جن میں سلسلہ کی اہم شخصیات کے فوٹوں کے علاوہ ربوہ کے جلسہ سالانہ کے مناظر بھی تھے۔

اسی طرح جرمنی میں احمدیہ مساجد اور وہاں کے احباب کے فوٹو بھی دکھائے نیز آپ نے اپنے وطن اور خاص طور پر اپنے رہائشی شہر ہمبرگ کی بعض عمارات کے فوٹو بھی دکھائے ان میں بعض ایسی منہدم عمارتوں کے مناظر بھی تھے جنہیں جنگ عظیم دوم میں نقصان پہنچا۔ پھر عالیشان کئی کئی منزلہ تعمیر شدہ عمارتیں جرمن قوم کی اولوالعزمی اور جفاکشی کی منہ بولتی تصاویر تھیں۔ انہیں میں مقامی رسم و رواج پر مشتمل تصاویر بھی دکھائیں جو دیکھنے والوں کے لئے ازدیاد علم کا باعث ہوئیں۔ اس طرح جب آپ کی ایمان افروز پر از معلومات تقریر ختم ہوئی تو محترم حکیم خلیل احمد صاحب صدر جلسہ نے آپ کا شکریہ ادا کیا۔ اور ایک لمبی اجتماعی دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک (بدر قادیان)

حبیب الرحمن طاہر مرحوم

(ماسٹر) عبدالرحمان صاحب اتالیق ربوہ

پسرم حبیب الرحمان طاہر عین جوانی کے عالم میں صرف ساڑھے اٹھارہ برس کی عمر میں وفات پا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

وہ ایک متین خاموش مگر ذہین اور ہوشیار طالب علم تھا۔ ایک فرمانبردار بیٹا اور غیور بھائی تھا۔ ایک غمگسار اور ہمدرد ہمسایہ تھا۔ مختصر عمر پائی مگر اپنی منفرد صلاحیتوں کی وجہ سے اپنے استادوں اور اپنے ہم عمر نوجوانوں کے دلوں میں ایک نہ مٹنے والی یاد چھوڑ گیا۔ جب سے اس پر نماز کا پڑھنا فرض قرار پایا پابندی نماز اس کا شیوہ تھا۔

جہاں تک مجھے یاد ہے آج تک اس کے خلاف کسی ہمجولی یا کسی بزرگ کو کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ اور اس نے کبھی بھی گھر کے اندر یا باہر اپنا وقت ضائع نہیں کیا۔ جھوٹ سے قطعی ناآشنا تھا۔ خلاف واقعہ کوئی بات بیان کرنا اس کے لئے ایک دوبھر امر تھا۔ توکل علی اللہ میرے اس بچے کا شعار تھا۔ عسر و یسر میں اگر کسی کا نام اس کی زبان پر بار بار آتا تھا تو وہ اللہ تعالےٰ کا اسم مبارک تھا۔ احمدیت اور اسلام سے اسے سچی محبت تھی۔ یہ ہیں وہ چند خوبیاں جو اس نوجوان میں موجود تھیں۔ اسی وجہ سے اس کی یاد ایک مدت تک ہمارے دلوں میں موجزن رہے گی اور وہ بھلایا نہ جا سکے گا۔

عزیزم حبیب الرحمان طاہر اگست ۱۹۴۱ء میں قادیان میں پیدا ہوا۔ ابھی چھ سال کا تھا کہ قادیان سے ہجرت کر کے ہم لاہور میں آ گئے یہاں آتے ہی اس کی والدہ مرحومہ انتقال کر گئیں اس عظیم صدمہ کے بعد دو بہن بھائی جو اسے بہت عزیز تھے یکے بعد دیگرے چند دنوں کے اندر اندر فوت ہو گئے۔ والدہ کی پیاری گود سے جدا ہونے کے بعد اس کی دادی اماں (میری والدہ مرحومہ) نے نہایت محبت و شفقت سے اسے پالا۔ جب وہ بھی انتقال فرما گئیں تو اس خلا کو عزیز کی نانی اماں اور خالاؤں نے پر کیا۔ سات سال کی عمر میں اسے ڈنڈ پور کھروبیاں ضلع سیالکوٹ کے پرائمری سکول میں داخل کیا گیا۔ وہ ہر جماعت میں امتیازی حیثیت میں کامیاب ہوتا رہا۔ یہاں سے پرائمری پاس کرنے کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں داخل ہوا۔ یہاں بھی اسے ہم جماعتوں میں ممتاز حیثیت حاصل رہی۔

امسال فرسٹ ایئر کا امتحان دینے کے بعد وہ اپنے نانا اور نانی اماں اور ماموں کے ہاں ڈنڈ پور کھروبیاں میں چلا گیا۔ وہیں بیمار ہو گیا یکم جون بروز بدھ رات کے ساڑھے دس بجے تمام رشتہ داروں کو بلوایا سب سے مصافحہ کیا اور اجازت چاہی۔ بارہ بجے کے بعد اسنے زور سے کہا "دعا کریں رو رو کر دعا کریں اُجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان" یہ اس کے آخری فقرے تھے۔ اس کے بعد زبان بند ہو گئی۔ ۳ رجون ۱۹۶۰ء بروز جمعۃ المبارک بمطابق ۷ ذی الحج ۱۳۷۹ھ بوقت تین بجے سہ پہر اس دنیائے فانی سے کوچ کر گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

کونسا دل تھا جو اس کی وفات پر غمگین نہ تھا۔ اور کونسی آنکھ تھی جس میں آنسو نہ تھے مرد اور عورتیں سب جمع تھے اور اس نوجوان کے

نتیجہ امتحان "اسلامی اصول کی فلاسفی"

منعقدہ ۲۹ مئی سنہ ۱۹۶۰ء - زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

ذیل میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" کی کتاب کے امتحان کا نتیجہ درج کیا جاتا ہے جو ۲۹ مئی میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقد ہوا تھا۔ اس امتحان میں ۱ راولپنڈی کی منور اختر صاحبہ ۸۳ نمبر لے کر اوّل ۲ سیالکوٹ کی اے آر طاہرہ صاحبہ ۸۱ نمبر لے کر دوئم اور ۳ ربوہ کی امۃ اللطیف تسنیم صاحبہ ۸۰ نمبر لے کر سوئم آئی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی یہ کامیابی مبارک کرے۔ آمین

مجموعی طور پر اس امتحان میں راولپنڈی، سیالکوٹ، کراچی اور ربوہ کی لجنات نے عمدہ کام کیا ہے۔ جن کا نام شائع نہیں ہوا افسوس ہے وہ کامیاب نہیں ہو سکیں۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ - ربوہ)

منٹگمری

نام طالبات	نمبر حاصل کردہ - ڈویژن
خالدہ خانم	۶۶ فرسٹ ڈویژن
نصیرہ خانم	۳۵ تھرڈ //
خالدہ بیگم	۷۱ فرسٹ //
خالدہ بشریٰ	۶۸ // //
امۃ الوحید	۴۷ سیکنڈ //

بشیر آباد سٹیٹ

نام طالبات	نمبر حاصل کردہ - ڈویژن
امینہ بیگم	۴۴ تھرڈ //
سرفراز بیگم	۳۵ // //

ننکانہ صاحب

نام طالبات	نمبر حاصل کردہ - ڈویژن
زینب بی بی	۷۱ فرسٹ //

کوٹ سلطان

نام طالبات	نمبر حاصل کردہ - ڈویژن
ممتاز بی بی	۳۳ تھرڈ ڈویژن
زینب بی بی	۶۶ فرسٹ //

بہاول نگر

نام طالبات	نمبر حاصل کردہ - ڈویژن
خدیجہ بیگم	۶۸ فرسٹ //
بشریٰ نعیمہ	۷۷ // //

اوکاڑہ

نام طالبات	نمبر حاصل کردہ - ڈویژن
زاہدہ پروین	۷۶ فرسٹ //

چک ۵۵۶

نام طالبات	نمبر حاصل کردہ - ڈویژن
امۃ الحمید	۷۴ فرسٹ //
امۃ الحمید صدر	۷۴ // //

ملتان

نام طالبات	نمبر حاصل کردہ - ڈویژن
حمیدہ بیگم	۴۸ سیکنڈ //
امۃ العزیز	۵۲ // //
رشیدہ بیگم	۵۴ // //

ناصرہ آباد اسٹیٹ

نام طالبات	نمبر حاصل کردہ - ڈویژن
امۃ الرشید بیگم	۵۸ سیکنڈ //
صدیقہ بیگم	۴۵ سیکنڈ ڈویژن
خورشید بیگم	۴۰ تھرڈ //
حلیمہ بیگم	۴۵ سیکنڈ //
نور جہاں	۵۵ // //
صبا [illegible]	۴۸ // //

لاہور

نام طالبات	نمبر حاصل کردہ - ڈویژن
تنویر نازلی	۵۹ سیکنڈ //
زبیدہ عصمت	۷۲ فرسٹ //
رقیہ حقیر اللہ	۷۷ // //
سکینہ دولت	۵۶ سیکنڈ //
بشریٰ خانم	۵۴ // //
شفقت عصمت	۷۲ فرسٹ //
بشریٰ پروین	۶۷ // //

پشاور

نام طالبات	نمبر حاصل کردہ - ڈویژن
سکینہ آفتاب	۵۵ سیکنڈ //
رشیدہ بیگم	۵۰ // //
انیس اختر	۷۱ فرسٹ //
بشریٰ محمد الطاف	۵۶ سیکنڈ //
امۃ الشافی	۶۸ فرسٹ //

راولپنڈی

نام طالبات	نمبر حاصل کردہ - ڈویژن
صفیہ ثریا	۷۳ فرسٹ //
امۃ الحمید بشریٰ	۷۲ // //
سعیدہ بشریٰ	۶۱ // //
نعیمہ پروین	۷۵ // //
سرفراز اختر	۶۹ // //
امینہ نور	۶۳ // //
ثریا جبین	۶۱ // //
نصرت پروین	۶۴ // //
منور اختر	۸۳ اوّل فرسٹ //
امۃ الکریم صدیقہ	۷۰ فرسٹ //

سیالکوٹ

نام طالبات	نمبر حاصل کردہ - ڈویژن
سعیدہ ثریا	۴۷ سیکنڈ //
نصرت بٹ	۶۶ فرسٹ //
پروین اسماعیل	۶۹ فرسٹ ڈویژن
تسنیم	۶۰ // //
اخوت بٹ	۷۲ // //
ثریا بانو	۶۶ // //
صفیہ اقبال	۷۲ // //
انیس محمد امین	۷۴ // //
تنویر صدیقہ	۶۱ // //
ام کلثوم بیگم	۶۰ // //
راشدہ بٹ	۷۱ // //
آرمیٹی	۷۲ // //
صفیہ اعجاز دہم	۷۶ // //
اے آر طاہرہ	۸۱ دوم فرسٹ ڈویژن
ام مسعودہ	۵۴ سیکنڈ ڈویژن

کراچی

نام طالبات	نمبر حاصل کردہ - ڈویژن
ثریا جبیں	۷۲ فرسٹ //
شوکت گوہر	۷۹ // //
خورشید آرا	۷۸ // //
آنسہ بشریٰ	۷۶ // //
تسنیم دختر	۷۰ // //
فرحت اختر	۶۶ // //
سلمیٰ آفتاب	۷۲ // //
ذکیہ بٹ	۵۷ سیکنڈ //

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

نام طالبات	نمبر حاصل کردہ - ڈویژن
سعیدہ غلام محمد دہم	۴۱ تھرڈ //
فائزہ شاہدہ	۷۲ فرسٹ //
حبیبہ قیوم نہم بی	۳۳ تھرڈ //
بشریٰ نیازی	۳۲ // //
سعیدہ خانم ہشتم	۳۴ // //
امۃ المتین دہم	۴۳ // //
حمیدہ دہم	۴۷ سیکنڈ //
امۃ الحفیظ نہم بی	۳۳ تھرڈ //
امۃ الرشید دہم	۳۲ // //
شاہدہ دہم اے	۳۳ // //
محمودہ دہم بی	۳۲ // //

طالبات جامعہ نصرت کالج ربوہ

نام طالبات	نمبر حاصل کردہ - ڈویژن
قمر ضیا	۳۹ تھرڈ ڈویژن
انیسہ سیکنڈ ایئر	۴۶ سیکنڈ //
امۃ الحمید	۷۳ فرسٹ //
امۃ الحفیظ شاکر	۶۲ // //
امۃ الباسط سیکنڈ ایئر	۶۰ // //
بشریٰ خانم فورتھ ایئر	۶۹ // //
امۃ الشکور //	۶۵ // //
امۃ القدوس //	۷۸ // //
حبیبہ صدیقہ ڈینس	۶۴ // //
بشیرہ حکمت	۶۶ // //
رول ۶۵	۶۵ // //

ممبرات محلہ جات ربوہ

نام طالبات	نمبر حاصل کردہ - ڈویژن
صالحہ کریم دارالرحمت غربی	۶۶ فرسٹ ڈویژن
امۃ الشکور کشور //	۵۴ سیکنڈ //
امۃ الرفیق //	۷۴ فرسٹ //
امتیاز اختر //	۴۴ تھرڈ //
امۃ النصیر شوکت //	۵۹ سیکنڈ //
طاہرہ صدیقہ //	۷۳ فرسٹ //
نعیمہ نسرین کوارٹر تحریک	۵۰ سیکنڈ //
امۃ الطیبہ دارالرحمت غربی	۳۳ تھرڈ //
امۃ النصیر دارالرحمت وسطی	۷۰ فرسٹ //
نسیم چوہدری دارالصدر غربی	۴۰ تھرڈ //
عائشہ امینہ // //	۵۹ سیکنڈ //
رضیہ عبدالحق دارالیمن	۷۱ فرسٹ //
امۃ اللطیف تسنیم دارالرحمت وسطی	۸۰ سوئم فرسٹ //
رقیہ رانجھا // //	۶۷ فرسٹ //
صغریٰ فاطمہ // //	۴۰ تھرڈ //
امۃ الرشید دارالصدر شرقی	۵۶ سیکنڈ //
امۃ الرشید لطیف // //	۷۰ فرسٹ //
بلقیس بیگم دارالصدر غربی	۶۳ // //
حفیظہ شبیر دارالرحمت شرقی	۳۴ تھرڈ //
امینہ خالدہ //	۶۰ فرسٹ //
امۃ الحفیظ خانم // //	۳۳ تھرڈ ڈویژن
سمبڑیال: نصرت جہاں -	۶۱ فرسٹ //

امتحان "اسلامی اصول کی فلاسفی"

باقی نصف حصہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے ماتحت کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کے باقی نصف حصہ کا امتحان (جو کہ تیسرا سوال روحانی حالتیں سے شروع ہو کر آخری صفحہ تک ہے) ماہ ستمبر سنہ ۶۰ء میں ہوگا۔ براہ مہربانی تمام لجنات اپنی اپنی لجنات میں اس کا اعلان کر کے امتحان دینے والی ممبرات کے نام ارسال فرمائیں تاکہ وقت مقررہ پر پرچے ارسال کئے جا سکیں۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعانت الفضل

مکرم ملک عبدالحمید صاحب عارف لاہور نے اپنی لڑکی حمیدہ خانم صاحبہ کے امسال بی۔اے کے امتحان میں سیکنڈ ڈویژن لینے کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور دین و دنیا میں ترقی دے۔ آمین

(مینیجر الفضل ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرماویں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

نمبر ۱۳۲۳۳ منکہ اللہ رکھی زوجہ شریف احمد صاحب ڈوگر قوم ڈوگر پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۴ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بھارت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۷/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

مہر مبلغ -/۱۵۰ روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ میری موجودہ وقت میں کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ اگر آئندہ کوئی جائیداد کسی قسم کی مجھے کسی ذریعہ سے ملے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میرے ورثاء کو اس میں کسی قسم کے تغیر وتبدل کا حق نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ میری اس وصیت کو قبول فرمائے۔ آمین۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد نشان انگوٹھا راست اللہ رکھی

گواہ شد فتح محمد کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان موصی ۱۰۰۲۹ ۱۸/۷/۵۹

گواہ شد شریف احمد ڈوگر خاوند موصیہ قادیان ۱۸/۷/۵۹

نمبر ۱۳۲۴۴ منکہ سرتاج بیگم زوجہ سید زین العابدین صاحب قوم سید پیشہ امور خانہ داری عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۵۶ء ساکن مدراس صوبہ مدراس۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ مارچ ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ ہاں البتہ منقولہ جائیداد مالیتی -/۵۳۱ روپے بتفصیل ذیل ہیں۔

مہر جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے -/۵۰۱ روپے دو چوڑی طلائی دو بندے طلائی وزن تین سوا تولہ مالیتی -/۳۰۹ روپے میزان -/۵۳۱۰ روپے

میں اس جائیداد مالیتی -/۵۳۱۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر اس کے علاوہ بھی کوئی

اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد سرتاج بیگم ۲۲/۳/۶۰

گواہ شد سید زین العابدین خاوند موصیہ

گواہ شد شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس ۲۲/۳/۶۰

نمبر ۱۳۲۴۹ منکہ خادم حسین ولد دل محمد قوم جنجوعہ پیشہ زمینداری/دکانداری عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالابن ڈاک خانہ گلہوتی ضلع پونچھ صوبہ جموں۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ رمئی ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میں بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ مندرجہ ذیل وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں۔ میری آمد سالانہ دو صد روپیہ -/۲۰۰ ہے میری موروثی جائیداد کا حق مجھے نہیں ملا میرے والد صاحب ہوشی بقید حیات ہیں۔ میں اپنی متذکرہ بالا آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اس کے بعد اگر میری کوئی اور آمد ہوئی یا جائیداد غیر منقولہ ملی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اسی طرح میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد خادم حسین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کالابن پونچھ کشمیر ۲۷/۵/۶۰

گواہ شد شاہ محمد ولد بہادر علی صدر جماعت احمدیہ کالابن کشمیر پونچھ ۲۷/۵/۶۰

گواہ شد حکیم محمد سعید مبلغ سلسلہ احمدیہ صوبہ جموں پونچھ کشمیر ۲۷/۵/۶۰

صدر ایوب نومبر میں مصر جائیں گے

قاہرہ ۲۷ر جولائی پاکستان کے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں اگلے نومبر میں متحدہ عرب جمہوریہ کے سرکاری دورہ پر آئیں گے۔ ان کا دورہ پانچ نومبر سے شروع ہوگا۔ وہ قاہرہ اور دمشق میں پانچ روز ٹھہریں گے۔ توقع ہے کہ صدر ایوب اور صدر ناصر میں اہم سیاسی بات چیت ہوگی۔

عوام کو ارزاں نرخوں پر سامان مہیا کریں

صنعت کاروں کو صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب کا مشورہ

ڈھاکہ ۲۷ر جولائی۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے صنعت کاروں پر زور دیا کہ وہ ملک کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے کم لاگت پر سامان تیار کریں۔ آپ نے مشرقی پاکستان کے متمول لوگوں سے بھی یہ اپیل کی ہے۔ کہ وہ صوبے میں کارخانوں کے قیام کے لئے سرمایہ لگائیں۔ تاکہ ایک طرف وہ خود فائدہ اٹھائیں۔ اور دوسری طرف قومی آمدنی بڑھے۔

صدر مملکت کل صبح گورنمنٹ ہاؤس ڈھاکہ میں صنعت کاروں اور ایوان تجارت کے نمائندوں سے غیر رسمی طور پر آزادانہ باتیں کر رہے تھے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ سربراہ مملکت نے ان سے ڈھاکہ میں غیر رسمی طور پر بات چیت کی ہے۔ صدر نے ان کی زبانی ان کے مسائل سنے اور مناسب قدم اٹھانے کا وعدہ کیا۔ جن لوگوں نے صوبے میں کارخانے قائم کئے ہیں صدر نے ان کے اقدام کو سراہتے ہوئے کہا۔ اگر آپ کا یہ خیال ہو کہ آپ ہمیشہ کے لئے صارفین کے مصرف پر حکومت کی فراہم کردہ موجودہ رعایتوں سے مستفید ہوتے رہیں گے تو یہ آپ کی غلطی ہے آپ نے کہا۔ آپ کو اپنے ادارے کو مستحکم کرنا پڑے گا۔ بہر حال صدر نے انہیں یقین دلایا۔ کہ ملک کے وسائل کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ان کی جائز ضروریات پوری کی جائیں گی۔ اور حکومت بدستور انہیں مناسب امداد دیتی رہے گی۔

صدر نے کہا۔ میں سرکاری کنٹرول کو جاری رکھنے کا بہت زیادہ طرفدار نہیں۔ میں ذاتی طور پر یہ چاہتا ہوں کہ تاجر خود اپنے آپ پر کنٹرول کریں آپ نے کہا کہ بعض اوقات تاجر اپنے کنٹرول پر عمل کرنے سے باز رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے حکومت کو مجبوراً ان پر اپنا کنٹرول نافذ کرنا پڑتا ہے۔ آپ نے کہا۔ سرکاری افسروں صنعت کاروں اور تاجروں کو ہر حالت میں ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہیئے۔

صدر نے کہا۔ صنعتکاروں کے لئے پاکستان بالخصوص مشرقی پاکستان میں بڑے مواقع ہیں۔ مشرقی پاکستان میں مزید ڈیڑھ لاکھ تکلے نصب ہونے والے ہیں اسی طرح پٹ سن کی صنعت میں بھی توسیع ہونے والی ہے۔ آپ نے کہا لوگوں کو اپنا روپیہ بنکوں سے نکال کر صنعتوں میں لگانا چاہیئے۔ یا تو انہیں اپنی جداگانہ فیکٹریاں قائم کرنی چاہئیں یا مل جل کر کمپنیاں قائم کر لینی چاہئیں۔ آپ نے صنعت کاروں کو یقین دلایا کہ موجودہ صنعتوں کی ضروریات پوری کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جائیگی آپ نے کہا۔ اس وقت ان صنعتوں کی ڈیڑھ سو فی صد ضروریات پوری کی جا رہی ہیں۔ جو عوام کی بنیادی ضروریات پوری کرنے میں مصروف ہیں۔ یہ اس لئے کیا جا رہا ہے کہ اشیائے صرف کی پیداوار بڑھائی جائے۔

آپ نے کہا اس کا نتیجہ پانچ چھ ماہ تک ظاہر ہونے لگے گا۔

صدر نے درآمدی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ اس سے اشیاء صرف کی قلت دور کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔ آپ نے کہا۔ صورت حالات کی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ مشرقی پاکستان میں بنکوں کی بھی زیادہ سہولتیں فراہم کی جائیں۔

اس تقریب میں صنعت کاروں اور تاجروں کے جو نمائندے شریک تھے انہوں نے تجارت اور صنعت کی مشکلات بیان کیں اور اپنے مطالبات پیش کئے۔ ان مطالبات میں انکم ٹیکس سے لے کر موت تک بھی مسائل شامل تھے۔

قائد اعظم میموریل فنڈ میں ڈیڑھ کروڑ روپیہ

کراچی ۲۷ر جولائی قائد اعظم میموریل فنڈ میں اب تک قریباً ڈیڑھ کروڑ روپیہ جمع ہوا ہے یہ فنڈ قائد اعظم کے لئے تین یادگاریں قائم کرنے کے لئے جاری کیا گیا تھا . . . .

. . . . یہ تین یادگاریں قائد اعظم کا مقبرہ ایک بڑی مسجد اور دار العلوم ہیں۔

قائد اعظم کے مقبرے کی پہلی یادگار کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا ہے باقی دو یادگاروں کا کام بعد میں شروع کیا جائے گا۔

کانگریسی لیڈروں کے خلاف الزامات کی تحقیقات

بنگلور ۲۷ر جولائی۔ کانگریس کے صدر مسٹر ریڈی نے بتایا ہے کہ کانگریسی لیڈروں کے خلاف الزامات کی تحقیقات کرنے والی کمیٹی کے ارکان کا اعلان تین روز تک کر دیا جائے گا یہ کمیٹی رشوت ستانی اور دوسری بدعنوانیوں کے الزامات کی چھان بین کرے گی۔ اور جو لوگ مجرم پائے گئے ان کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے گی۔ مسٹر ریڈی نے کہا۔ "یہ کام وزیر اعظم کا ہوگا کہ وہ وزرائے اعلیٰ سے کارروائی کرائیں" مسٹر ریڈی نے کہا۔ کہ تحقیقاتی کمیٹی ایک مستقل ادارہ ہوگی اور اس کے ارکان جتنا عرصہ چاہیں کام کرتے رہیں گے۔

الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت اپنا پتہ خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

ملیریا کے انسداد کی سکیم منظور کر لی گئی۔ ایک خود مختار بورڈ قائم کرنیکا فیصلہ

گورنروں کی کانفرنس میں ملک کی سیاسی اقتصادی اور سماجی صورت حال کا جائزہ

ڈھاکہ ۲۸ جولائی۔ گورنروں کی کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ ملک میں دس یا پندرہ سال میں ملیریا کا خاتمہ کرنے والا خود مختار بورڈ قائم کر دیا جائے۔ بورڈ کی صدارت کے فرائض وزیر صحت کو سونپے جائیں گے اور اس میں دونوں صوبوں کے اعلیٰ سطح کے نمائندے ارکان کی حیثیت سے شریک ہوں گے۔

کانفرنس میں ملیریا کے سدباب کی جو سکیم منظور کی گئی ہے۔ اس کے پیش نظر ملیریا کے خاتمے کے لئے مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی طرف سے منظور شدہ رقموں کو یک جا کیا جائے گا اور اس موذی مرض سے ملک کو نجات دلانے کی زبردست کوشش شروع ہو جائے گی۔

گورنروں کی کانفرنس کل صبح صدر مملکت کی صدارت میں منعقد ہوئی تھی جو آج بھی جاری رہے گی۔ کل کانفرنس کے دو اجلاس منعقد ہوئے۔ پہلا اجلاس پانچ گھنٹے اور دوسرا اڑھائی گھنٹہ جاری رہا۔ کانفرنس میں لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان گورنر مشرقی پاکستان۔ ملک امیر محمد خان گورنر مغربی پاکستان۔ مرکزی کابینہ کے وزراء۔ جنرل محمد موسیٰ خان کمانڈر انچیف دونوں صوبوں کے ناظم مارشل لاء۔ دونوں صوبوں کے چیف سیکرٹری۔ مرکزی وزارتوں کے سیکرٹری منصوبہ بندی کمیشن کے چیئرمین اور قومی تعمیر نو کے ڈائریکٹر شریک ہیں۔

کانفرنس میں ملک کی سیاسی، اقتصادی اور سماجی صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔ کانفرنس نے ملک کی سماجی خدمات کا دائرہ وسیع کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور قومی تعلیمی کمیشن کی سفارش کے مطابق فیصلہ کیا کہ آئندہ کسی طالب علم کو اس وقت تک ڈگری نہ دی جائے۔ جب تک وہ مقررہ سماجی کام سے عہدہ برآ نہ ہو جائے۔ کانفرنس نے ایک کمیٹی قائم کر دی۔ جو دستیاب مالی وسائل کی حدود میں رہ کر کوئی وسیع مگر قابل عمل سکیم تیار کرے گی۔ اور بتائے گی کہ کس قسم کی سماجی خدمات انجام دی جائیں گی۔ کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا کہ سی ایس پی افسروں کو ان کی مرضی کے مطابق کسی صوبے میں مقرر کیا جائے۔

گورنروں کی کانفرنس نے مشرقی پاکستان سروس آف کنٹرولرز کے قیام سے متعلق حکومت مشرقی پاکستان کی تجویز منظور کر لی۔ تا کہ صوبہ مشرقی پاکستان میں اس زمرے کے افسروں کی جو کمی ہے۔ اسے پورا کیا جا سکے۔ کانفرنس میں ان کارخانوں کی صورت حال پر غور کیا گیا جو پی۔ آئی۔ ڈی سی کی وساطت سے مشرقی پاکستان میں قائم کئے گئے ہیں۔ کانفرنس میں یہ سوال بھی زیر غور لایا گیا۔ کہ ان کارخانوں کو دوسرے پنج سالہ منصوبے کی مدت میں کتنی ترقی دی جائے گی۔ اور مشرقی پاکستان میں پٹ سن کی صنعت کو پانچ سال کی مدت میں کتنا آگے بڑھایا جائے گا۔

کانفرنس کو مطلع کیا گیا کہ بعض افراد بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات میں منتخب ہو گئے تھے لیکن انہیں شروع ہی میں نااہل قرار دے دیا گیا تھا۔ چنانچہ کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا کہ ایسے لوگوں کے خلاف قانون کے مطابق مقدمہ چلایا جائے۔

کل کانفرنس میں چھوٹے دارالحکومت سے متعلق کمیٹی کی رپورٹ پر بھی غور کیا گیا۔ آخر کار فیصلہ کیا گیا کہ یہ رپورٹ دارالحکومت کمیشن کو ضروری مشورے کے لئے پیش کر دی جائے۔

پاکستان اور جاپان کے درمیان ویزا کا خاتمہ

کراچی ۲۸ جولائی۔ معلوم ہوا ہے پاکستان اور جاپان کی حکومتیں ایک تجویز پر غور کر رہی ہیں۔ جس کے مطابق دونوں ملکوں کے باشندوں کو ایک دوسرے کے ہاں سفر کے لئے ویزا حاصل کرنے کی ضرورت نہیں پڑا کرے گی۔

عربوں کی طرف سے پاکستان کے اقدام کا خیر مقدم

کراچی ۲۸ جولائی مسٹر عبد المجید سفیر مراکش متعین کراچی نے ایک بیان میں پاکستان کے اقدام کا خیر مقدم کیا ہے جس نے ایرانی جمہوریہ سے اپنے سکاؤٹوں کا دستہ واپس بلا لیا ہے مسٹر عبد المجید نے کل شام عازم رباط (مراکش) ہونے سے پیشتر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا۔ پاکستان کے لئے موجودہ حالات میں یہی اقدام بہتر تھا اس سے پھر ثابت ہو گیا ہے کہ پاکستان فلسطین کے معاملے میں عربوں کے ساتھ ہے آپ نے کہا عرب پاکستان کے اس اقدام کو خوش آمدید کہیں گے۔

راوی میں سطح پھر بلند ہو گئی

لاہور ۲۸ جولائی۔ دریائے راوی میں سطح پھر بلند ہو رہی ہے۔ کل شام شاہدرہ کے مقام پر سطح بلند ہو رہی تھی بلوکی اور سدھنائی پر سطح ایک جگہ قائم ہے اٹک کے مقام پر سندھ نچلے درجے کی طغیانی میں ہے اور سطح میں اضافہ ہو رہا ہے

ضلع سیالکوٹ میں حالات تیزی سے بہتر ہو رہے ہیں

گوجرانوالہ میں پانچ، کوئٹہ و جہلم میں ۲ دو اور ضلع سیالکوٹ میں ۱۸ اٹھارہ اموات ہوئیں

سیالکوٹ ۲۸ جولائی۔ کل ضلع سیالکوٹ کے مختلف حصوں میں معدے کے وبائی مرض سے مزید اٹھارہ افراد جاں بحق ہو گئے۔ ضلع بھر میں ایک سو آٹھ نئے مریض علاج کی غرض سے ہسپتالوں میں داخل کئے گئے اور بیاسی کو صحت یابی کے بعد ڈسچارج کیا گیا اور ایک سو چھہتر زیر علاج ہیں۔

اب تک ضلع سیالکوٹ میں جو افراد اس مرض کے باعث جاں بحق ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد دو سو تیرہ ہو گئی ہے۔

ضلع میں صورت حال بسرعت بہتر ہو رہی ہے۔ لوگوں کو حفاظتی ٹیکے لگائے جا رہے ہیں۔ اور ادویہ دی جا رہی ہیں۔ اس سے بیماری پر مؤثر طریقہ سے قابو پایا جا رہا ہے۔

ایک سرکاری اعلان کے مطابق کل ضلع گوجرانوالہ میں پانچ اموات اور کوئٹہ اور جہلم کے اضلاع میں ایک ایک موت کی اطلاع ملی ہے۔ لاہور۔ گجرات۔ سرگودھا شیخوپورہ کے اضلاع میں کوئی واردات نہیں ہوئی گوجرانوالہ میں چودہ نئے کیس۔ کوئٹہ میں دس۔ لاہور میں آٹھ۔ گجرات و جہلم میں ایک ایک نئے کیس کی اطلاع ملی ہے۔ شیخوپورہ اور سرگودھا میں کوئی کیس نہیں ہوا۔

ایران کو ۳۷ لاکھ ڈالر کی امریکی امداد

تہران ۲۸ جولائی۔ امریکہ ایران کے ہاتھ چھتیس لاکھ نوے ہزار ڈالر کی گندم فروخت کرنے پر رضامند ہو گیا ہے۔ ایران اس گندم کی قیمت اپنی کرنسی میں ادا کرے گا۔ بتایا گیا ہے کہ آٹھ لاکھ اٹھارہ ہزار بشل (ایک بشل ۲۹ سیر) گندم کی فروخت سے ایران کو ہنگامی صورت حال کا مقابلہ کرنے میں مدد ملے گی جو خشک سالی کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے۔

ابھی تک جہازوں میں گندم کی ترسیل کے لئے کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی۔ سمجھوتے کے تحت امریکہ جہازوں کے ذریعہ گندم کی نقل و حمل کے جزوی اخراجات برداشت کرے گا۔

سمجھوتے کے تحت امریکی گندم کی فروخت سے جو ایرانی کرنسی حاصل ہو گی اس کا ایک حصہ ایران میں کام کرنے والی نجی امریکی اور ایرانی تجارتی فرموں کو ترقیاتی قرضوں کے لئے مختص کر دیا جائے گا۔

ایران کو امریکی زرعی پیداوار کے محفوظ ذخیرے سے ایرانی کرنسی میں یہ دوسری فروخت ہے۔ فروری سنہ ۱۹۵۶ء میں ایک سمجھوتے کا اعلان کیا گیا تھا جس کے تحت امریکہ نے ایران کے ہاتھ ایک کروڑ ڈالر کی مالیت کی زرعی اشیاء فروخت کی تھیں۔ اس سمجھوتے میں پانوے لاکھ ڈالر کی مالیت کی گندم اور آٹھ لاکھ ڈالر کی ڈیری کی پیداوار شامل تھیں۔ سمجھوتے میں جہازوں کے ذریعے نقل و حمل کے جزوی اخراجات کے طور پر چھبیس لاکھ ڈالر کی مزید گنجائش رکھی گئی۔

جاپانی پارلیمنٹ کے سامنے مظاہرہ

ٹوکیو ۲۸ جولائی۔ جاپان کی ٹریڈ یونینوں کے سات ہزار کے قریب ارکان نے پارلیمنٹ کے ایوان زیریں اور وزیر اعظم کی سرکاری قیام گاہ کے سامنے مظاہرہ کیا۔ انہوں نے ایوان زیریں کو توڑ دینے اور امریکہ اور جاپان کے معاہدے کی تنسیخ کا مطالبہ کیا۔

رجسٹرڈ ایل لاہور ۵۲۵